لآلی متلالی شناسی نازل فرمائی قرآن العزیز عربی بزبان اردو نوع فیض افزائی آطبع ابن سبا

گوہر مبین بیان یعنی ترجمہ تفسیر قرآن باترجمہ تحت لفظی اردو صاف سلیس زبان بافوائد و عوائد روایات صحیحہ کا آئینہ اعظمان نامی

ترجمہ اردو تفسیر حسینی

جلد اول مسمّی بہ

تفسیر قادری

جسکو جناب مستطاب نہایت محنت کے ساتھ فخر العلماء مولوی فخر الدین احمد صاحب نے ترجمہ فرمایا اور اکسیر ہدایت ترجمہ کیا سعادت حاجی محمد صاحب علیہ الرحمہ

صفا ضیائی انطباع یعنی مطبع نامی گرامی منشی نولکشور بستان تابان فن متجلی ہوا

لآلی متلالی ثنای نازل فرمای قرآن عربی زبان رونق افزای طبق مبین

گوہر ثمین بیان المعنی ترجمہ تفسیر قرآن با ترجمہ تحت لفظی اردو صاف سلیس زبان با فوائد و عوائد روایات صحیحہ کارآمد اعیان نامی

ترجمہ اردو تفسیر حسینی

جلد اوّل مسمّٰی بہ

تفسیر قادری

جسکو منجانب مطبع نہایت عمدگی کے ساتھ فخر العلماء مولوی فخر الدین صاحب [illegible] کرکے با سعادت بھی احسین صاحب علم کا ہی

ضیای صفای انطباع مطبع نامی گرامی [illegible] با بن و متجلی ہوا

نہ ایمان لانا حق تعالی کو معلوم تھا وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ اور تیرا رب بخشنے والا اور عیب چھپانے والا ذُو الرَّحْمَةِ
رحمت والا ہی لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ اگر پکڑے خدا اونھین یعنی کافرون کو بِمَا كَسَبُوا بسبب اوسکے جو کرتے ہین وہ گناہ
یعنی شرک اور قرآن اور پیغمبر کی تکذیب تو لَعَجَّلَ البتہ جلد بھیجے لَهُمُ الْعَذَابَ اونکے واسطے عذاب دنیا مین بَلْ لَّهُمْ
بلکہ عذاب مشرکون کے واسطے ہی مَّوْعِدٌ وعدہ یا وعدے کا وقت کہ بدر کا دن ہی یا قیامت کہ جب وہ وعدہ آئیگا تو لَّنْ
يَّجِدُوا نہ پاینگے مِن دُونِهِ خدا کے سوا مَوْئِلًا پناہ اور بھاگنے کی جگہ وَتِلْكَ الْقُرَىٰ اور وہ دیہات جسکا
قصہ ہمنے تمھین پڑھ کر سنایا یعنی حجر احقاف مؤتفکات أَهْلَكْنَاهُمْ ہلاک کردیا ہمنے اونکے لوگون کو لَمَّا ظَلَمُوا اوس وقت
جب اونھون نے ظلم کیا اپنے اوپر کفر اور تکذیب پیغمبر اور جھگڑے اور گناہ کے سبب سے وَجَعَلْنَا اور مقرر کردیا ہمنے لِمَهْلِكِهِم
اونکی ہلاکت کے واسطے مَّوْعِدًا ع ایک وقت معلوم کہ جب وہ وقت آ پہونچیگا تو نہ گھٹیگا نہ بڑھیگا تو قریش عبرت کیون نہین ع
لیتے اور شرک اور نافرمانی سے دست بردار کیون نہین ہوجاتے سعید وہ ہی جو غیر کے سبب سے نصیحت پائے رشید الدین وطواط
رحمہ اللہ تعالی نے اس کلام سعادت اعلام کے ترجمہ مین کہا ہی قطعہ نیکبخت آن کسے بود کہ دلش * آنچہ نیکوترست بپذیرد *
دیگران را چو پند دادہ شود * او ازان پند بہرہ برگیرد * لکھا ہی کہ جب فرعون کے لوگ ہلاک ہوچکے تو حضرت موسی علیہ السلام نے
بنی اسرائیل کو جمع کرکے خطبہ پڑھا کہ سننے والون مین شور مچ گیا سب لوگ وہ الفاظ کہتے اور اوسکے معنی اور حقیقت اور باریکیون مین
متحیر ہوتے قوم کے بڑے آدمیون مین سے ایک شخص بولا کہ ای کلیم اللہ تمام روے زمین پر آپ سے زیادہ کوئی بھی عالم ہی موسی علیہ السلام نے کہا
کہ تمام عالم مین اپنے سے زیادہ اور کوئی عالم مین تو نہین جانتا اور بعضے کہتے ہین کہ فقط اونکے دل مبارک ہی مین یہ خیال گذرا اور آپ
یہ بات نہ لائے تھے کہ حق تعالی نے اونپر وحی بھیجی کہ مجمع البحرین مین میرا ایک بندہ ہی اوسے علم خاص کے ساتھ ہمنے خاص کرلیا ہی
اپنے مصاحبون مین سے ایک آدمی ساتھ لیکر اوس بندہ کی منزل اور مکان تک جاؤ اور اپنے ساتھ ایک بھُنی ہوئی مچھلی لیتے جاؤ
کہ وہ تمھین اوسکی راہ بتادے حضرت موسی علیہ السلام نے تیاری کی اور اوس طرف چل نکلے وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ اور یاد کر ای محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کہا تھا موسی علیہ السلام نے لِفَتَاهُ اپنے شاگرد اور خادم کو کہ اوسکا نام یوشع تھا اور اوسکے باپ کا نام
نون اور اوسکی والدہ کا نام افرایم اور اوسکے والد کا اسم شریف یوسف یہ کہا کہ خضر کے ڈھونڈھنے کے لیے لَا أَبْرَحُ برابر چلا جاؤنگا مین
حَتَّىٰ أَبْلُغَ یہان تک کہ پہونچ جاؤن مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ مجمع البحرین تک کہ خضر کا مکان ہی اور وہ وہ جگہ تھی جہان روم اور
فارس کے دو دریا ملے تھے اور کہتے ہین کہ وہ مقام افریقیہ ہی اور زاد المسیر مین طنجہ مغرب لکھا ہی اور در تجرید نوشیروان بھی کہا ہی غرض کہ موسی
علیہ السلام نے فرمایا کہ مین برابر چلتا ہون تاکہ اونکے مقام پر پہونچون أَوْ أَمْضِيَ حُقُبًا ع یا چلون مین مدت دراز کہ اسّی سال کے تئین
یعنی جب تک اونسے ملاقات نہوگی سفر سے مونھ نہ پھیرونگا بیت دست از طلب ندارم تا کار من برآید * یا تن رسد بجانان
یا جان ز تن برآید * ای یوشع اس نیک بندہ کی تلاش مین تم میرے ساتھ رفاقت اور موافقت کرو یوشع علیہ السلام بولے کہ ہان مین آپکی
رفاقت کو غنیمت جانتا ہون اور آپکے ساتھ ہون مصرع خوش ست آوارگی آنرا کہ ہمراہے چنین دارد * پھر یوشع علیہ السلام نے

چند روٹیان اور بھُنی ہوئی مچھلی اوٹھالی اور حضرت موسی علیہ السلام کے ساتھ چلے فَلَمَّا بَلَغَا پھر جب وہ دونون پہونچے مَجْمَعَ
بَيْنِهِمَا اوس جمع ہونے کی جگہ جو دو دریا کے بیچ مین ہی وہان چشمے کے کنارے ایک پتھر پر بیٹھے موسی علیہ السلام تو سو گئے
یوشع علیہ السلام نے اوس چشمے مین وضو کیا اونکے ہاتھ سے ایک قطرہ بھُنی ہوئی مچھلی پر ٹپک پڑا فوراً زندہ ہو گئی اور دریا کی طرف چلی
اور یوشع علیہ السلام متحیر ہوے اور حضرت موسی علیہ السلام جاگے تو نہ یوشع علیہ السلام کے حال سے متعرض ہوے نہ مچھلی کی
خبر لی وہان سے چل نکلے اور سفر کی جلدی کے مارے نَسِيَا حُوتَهُمَا بھول گئے دونون اپنی مچھلی کو فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ
تو پکڑی مچھلی نے اپنی راہ فِي الْبَحْرِ دریا مین سَرَبًا ۝ سرداب کی طرح کہ اوسمین جا سکتے ہین جہان مچھلی جاتی پانی اوسکے
اوپر اونچا ٹھہر جاتا اور زمین خشک ہو جاتی فَلَمَّا جَاوَزَا پھر جب مجمع البحرین سے چلے گئے قَالَ کہا موسی علیہ السلام نے لِفَتَاهُ
اپنے جوان یعنی یوشع علیہ السلام سے کہ چاشت کا وقت ہوا آتِنَا غَدَاءَنَا لاؤ صبح کا کھانا میرا کہ ہم بھوکے ہین کھائین اور
تھوڑی دیر استراحت کرین لَقَدْ لَقِينَا البتہ دیکھا ہمنے مِنْ سَفَرِنَا هَٰذَا اس سفر سے جو ہمنے کیا ہی نَصَبًا ۝ رنج
اور سختی جب یوشع علیہ السلام دستر خوان لائے تو اونھین مچھلی کا حال یاد آیا قَالَ أَرَأَيْتَ کہا یوشع علیہ السلام نے کہ تمھین
کچھ خبر ہی إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ جب ٹھہرے تھے ہم اس دستر خوان سمیت چشمے کے کنارے فَإِنِّي تو بیشک مین نَسِيتُ
الْحُوتَ بھول گیا مین مچھلی یعنی اوسکی کیفیت تمسے بیان کرنا بھول گیا وَمَا أَنْسَانِيهُ اور نہین بھُلایا مجھے اوسکا ذکر
إِلَّا الشَّيْطَانُ مگر شیطان نے کہ مجھے باز رکھا أَنْ أَذْكُرَهُ اس بات سے کہ ذکر کرون اوسکا تمسے وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ اور
پکڑی مچھلی نے اپنی راہ فِي الْبَحْرِ دریا مین عَجَبًا عجب راہ کہ جہان جاتی تھی راہ کشادہ پیدا ہو جاتی تھی اور دریا کی زمین بھی
خشک ہو جاتی تھی قَالَ کہا موسی علیہ السلام نے کہ ذَٰلِكَ یہ مچھلی کا قصہ مَا كُنَّا نَبْغِ وہ چیز ہی جسے تھے ہم ڈھونڈھتے
اسواسطے کہ حق تعالی نے مجھے وحی بھیجی تھی کہ وہ مچھلی مجھے اوس شخص کی راہ بتائیگی جسے ہم ڈھونڈھتے ہین فَارْتَدَّا پھر پھرے
عَلَىٰ آثَارِهِمَا اپنے قدمون کے نشان پر قَصَصًا پیروی کرتے ہوے یہانتک کہ اوس جگہ پہونچے جہان مچھلی دریا مین
گئی تھی وہان پر کشادہ اور خشک راہ دیکھی اوسمین داخل ہوے فَوَجَدَا تو پایا اون دونون نے عَبْدًا مِنْ عِبَادِنَا
ایک بندہ ہمارے بندون مین سے کہ محض اپنی عنایت سے آتَيْنَاهُ دی ہمنے اوسے رَحْمَةً رحمت مِنْ عِنْدِنَا
اپنے پاس سے کہ وحی اور نبوت ہی یہ اون لوگون کے قول کے موافق ہی جو اونھین پیغمبر جانتے ہین یا دی ہمنے اوس بندے کو
دراز عمر یہ اون لوگون کے مذہب کے موافق ہی جو اونکی نبوت کے قائل نہین ہین وَعَلَّمْنَاهُ اور سکھایا ہی ہمنے اوسے
مِنْ لَدُنَّا عِلْمًا ۝ اپنے پاس سے ایسا علم جو ہمارے ساتھ خاص ہی اور بے ہمارے سکھائے ہوے کوئی وہ علم نہین جانتا
حقائق سلمی مین حضرت ذوالنون مصری قدس سرہ سے منقول ہی کہ علم لدنی وہ ہی کہ خلق پر توفیق اور خذلان کا حکم کرین آور
بعضون نے کہا ہی کہ علم لدنی وہ علم ہی جو بے حاصل کیے اور حرف پڑھے ہوے حاصل ہو جاے صاحب کشف الاسرار نے
فرمایا کہ یہ علم جاننے والا محقق ہی جو کچھ پاتا ہی وہی زبان پر لاتا ہی فتوحات مین حضرت سلطان العارفین قدس سرہ سے

نقل ہی کہ علما کے ایک گروہ سے کہتے تھے کہ تمنے مردہ علم لیا مُردے سے اور ہمنے اوس زندہ سے علم لیا جو کبھی نہ مریگا **مثنوی**
گلشنے کز نقل روید یکدو دست ٭ گلشنے کز عقل روید خرم ست ٭ گلشنے کز گل دمد گردد تباہ ٭ گلشنے کز دل دمد وافرحتاہ ٭ علم چون
بر دل زند یارے شود ٭ علم چون بر گل زند بارے شود ٭ لکھا ہی کہ جب حضرت خضر علیہ السلام کی جگہہ پر پہونچے تو اونھین دیکھا کہ تکیہ
لگائے ہین اور اپنا کپڑا اونھہ پر ڈالے ہین موسی علیہ السلام نے سلام کیا خضر علیہ السلام نے کپڑا اپنے مونھہ پر سے ہٹا کر جواب دیا
اور پوچھا کہ تم کون ہو حضرت موسی علیہ السلام بولے کہ مین موسی ہون بنی اسرائیل کا نبی حق تعالی نے مجھے حکم فرمایا ہی کہ تمسے صحبت
رکھون اور کچھ سیکھون اونھون نے جواب دیا کہ جو شخص یہ کہے کہ مین پیغمبر شریعت والا ہون وہ دوسرے سے کیونکر کچھ سیکھیگا اور
کہا ہی کہ رسول ایسا چاہیے کہ جنکی طرف بھیجا گیا ہی اونسے اون اصول و فروع دین کا عالم زیادہ ہو جو اونکی طرف لایا ہی اور یہ علم
اس قبیل سے نہین اور اسکی تعلیم امور نبوت کے منافی نہین اور اَنْتُمْ اَعْلَمُ بِاُمُوْرِ دُنْيَاكُمْ اس قول کا موید ہی **قَالَ لَهُ مُوسَىٰ** کہا
حضرت موسی نے خضر علیہما السلام سے **هَلْ أَتَّبِعُكَ** کیا پیروی کرون مین تیری **عَلَىٰ أَنْ تُعَلِّمَنِ** اس شرط پر کہ سکھاوے
مِمَّا عُلِّمْتَ اوس چیز مین سے جو تجھے سکھایا ہی **رُشْدًا** ۝ ایسا علم کہ موقوف ہوئے ہین یعنی خبر پہونچانے پر **قَالَ**
إِنَّكَ کہا خضر علیہ السلام نے تحقیق کہ تو **لَنْ تَسْتَطِيعَ** نہ کر سکیگا تو **مَعِيَ صَبْرًا** ۝ میرے ساتھ صبر موسی علیہ السلام نے پوچھا
کہ کیون نہ صبر کر سکونگا خضر علیہ السلام نے کہا اس سبب سے کہ تم پیغمبر ہو تمھارا حکم ظاہر پر ہی شاید مجھسے ایسا کوئی فعل صادر ہو جو ظاہر
مکروہ و ناپسند دکھائی دے اور تم اوسکی حکمت نہ جانو اور اوسپر صبر نہ کر سکو **وَكَيْفَ تَصْبِرُ** اور کیونکر صبر کریگا تو **عَلَىٰ**
مَا لَمْ تُحِطْ اوس چیز پر کہ احاطہ نہین کیا تو نے **بِهِ** اوس چیز کو **خُبْرًا** ۝ علم کی رو سے یعنی تجھ کو علم و حقائق نہین پہونچا ہو
قَالَ سَتَجِدُنِي کہا موسی علیہ السلام نے قریب ہی کہ پائے تو مجھے **إِنْ شَاءَ اللَّهُ** اگر چاہے خدا **صَابِرًا** صبر کرنے والا
اوس چیز پر جو تجھسے دیکھون **وَلَا أَعْصِي** اور نافرمانی نہ کرونگا **لَكَ أَمْرًا** ۝ تیری کسی کام مین **قَالَ** کہا خضر علیہ السلام نے
کہ اے موسی **فَإِنِ اتَّبَعْتَنِي** پھر اگر پیروی کرتا ہی تو میری **فَلَا تَسْأَلْنِي** تو نہ پوچھ مجھسے **عَنْ شَيْءٍ** کوئی چیز جو بری جانے
اور اوسکی صحت کی وجہ تو نہ جانے یعنی اپنی طرف سے ابتداے سوال نہ کرنا **حَتَّىٰ أُحْدِثَ لَكَ** جب تک مین نہ پیدا کرون
تیرے واسطے **مِنْهُ** اوس چیز سے **ذِكْرًا** ۝ ایسا بیان جو تجھین دریافت ہو جائے موسی علیہ السلام نے قبول کیا اور دونون ع ٩ ١١
ساتھ چلے اور یوشع علیہ السلام اونکے پیچھے پیچھے تھے **فَانْطَلَقَا** تو پھر دونون گئے دریا کے کنارے یہانتک کہ کشتی کے
قریب پہونچے اور کشتی والون سے استدعا کی کہ ہم بھی اسپر سوار ہونگے ملاح پہلے تو راضی نہین ہوئے آخر حضرت خضر کو پہچانا اور ان کی
بڑی تعظیم کی اور اوس کشتی پر جگہہ دی **حَتَّىٰ إِذَا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ** یہانتک کہ جب بیٹھے کشتی مین اور دریا کے
بیچ مین پہونچے حضرت خضر نے ایک تیرا اوٹھا لیا اور لوگون سے چھپ کر **خَرَقَهَا** سوراخ کر دیا کشتی مین **قَالَ**
أَخَرَقْتَهَا کہا موسی علیہ السلام نے کہ کیا سوراخ کر دیا تو نے کشتی مین **لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا** تاکہ ڈبو دے تو
کشتی والون کو اسواسطے کہ سوراخ کے سبب سے کشتی مین پانی بھر جائیگا اور پانی بھرنے سے کشتی ڈوب جاتی ہی

لَقَدْ جِئْتَ بیشک لایا تو شَیْئًا اِمْرًا ۝ چیز عجیب اور بری اور ناگوار قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ کہا خضر نے کہ کیا نہین کہا تھا مین نے کہ یقینی تو لَنْ تَسْتَطِيْعَ نہ کرسکیگا تو مَعِيَ صَبْرًا ۝ میرے ساتھ صبر قَالَ کہا موسیٰ علیہ السلام نے کہ وہ بات مین بھول گیا تھا لَا تُؤَاخِذْنِيْ مواخذہ نہ کر مجھسے بِمَا نَسِيْتُ اوس چیز کے سبب سے جو مین بھول گیا ہون وَلَا تُرْهِقْنِيْ اور نہ پہونچا مجھے مِنْ اَمْرِيْ میرے کام سے عُسْرًا ۝ دشواری یعنی میرے ساتھ سخت گیری نہ کرو اور اتنی بھول پر مجھے تنگ نہ پکڑو فَانْطَلَقَا پھر کشتی سے باہر نکل کر چلے یہانتک کہ ایک گانوٴن مین پہونچے گانوٴن کے باہر لڑکے کھیلتے تھے ایک لڑکا خوبصورت سرو قد سبزہ آغاز تھا اوسکا نام خوش تھا یا حیسور اور اوسکے باپ کا نام سلاس یا کمار دی تھا اور اوسکی مان کا نام شاہو یہ یا رحمی تھا یہ لڑکا بھی لڑکون کے غول مین کھیل رہا تھا اور حضرت موسیٰ اور حضرت خضر علیہما السلام چلے جاتے تھے حَتّٰٓى اِذَا لَقِيَا غُلٰمًا یہانتک کہ جب دیکھا ایک لڑکے کو جسکا ذکر ابھی ہوا خضر علیہ السلام نے اوسے لڑکون مین سے الگ بلایا اور ایک دیوار کی آڑ مین لیگئے فَقَتَلَهٗ لا پھر قتل کر ڈالا اوسے ذبح کر کے یا گلا گھونٹ کر قَالَ اَقَتَلْتَ کہا موسیٰ علیہ السلام نے کہ کیا مار ڈالی تو نے نَفْسًا زَكِيَّةً ایک جان پاک بِغَيْرِ نَفْسٍ بغیر دوسری جان کے جسے اسنے مار ڈالا ہو یعنی یہ لڑکا قتل ناحق سے پاک ہی پھر بے قصاص اوسے تمنے کیون مار ڈالا لَقَدْ جِئْتَ بیشک لایا تو شَیْئًا نُّكْرًا ۝ چیز بری

تمت

جلد اول ترجمہ اردو تفسیر حسینی مسمی بہ تفسیر قادری پارہ اول الٓمٓ سے تا پارہ پندرھوان سبحان الذی ختم ہوئی فقط